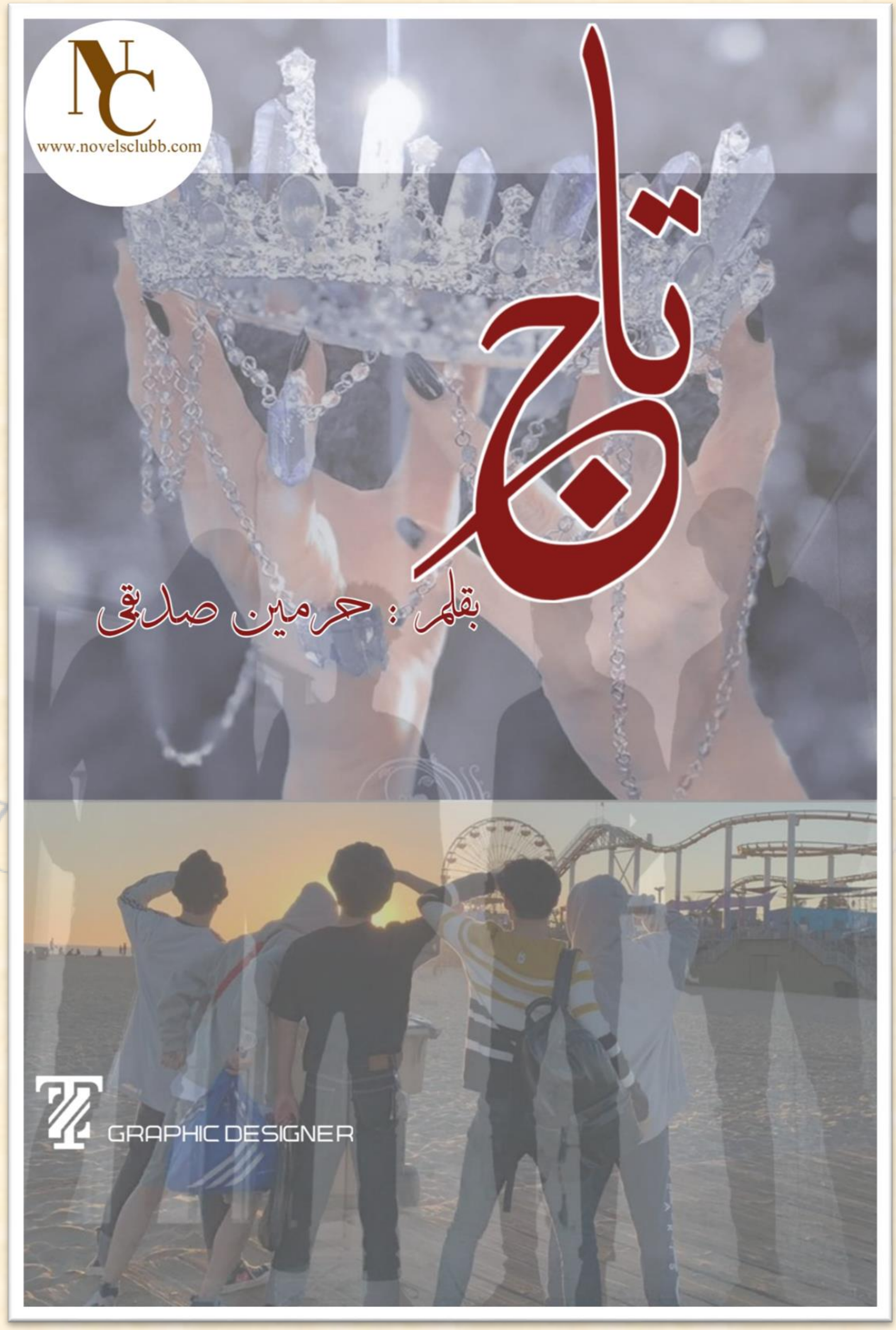
www.novelsclubb.com
تاج
بقلم : حرمین صدیقی
GRAPHIC DESIGNER

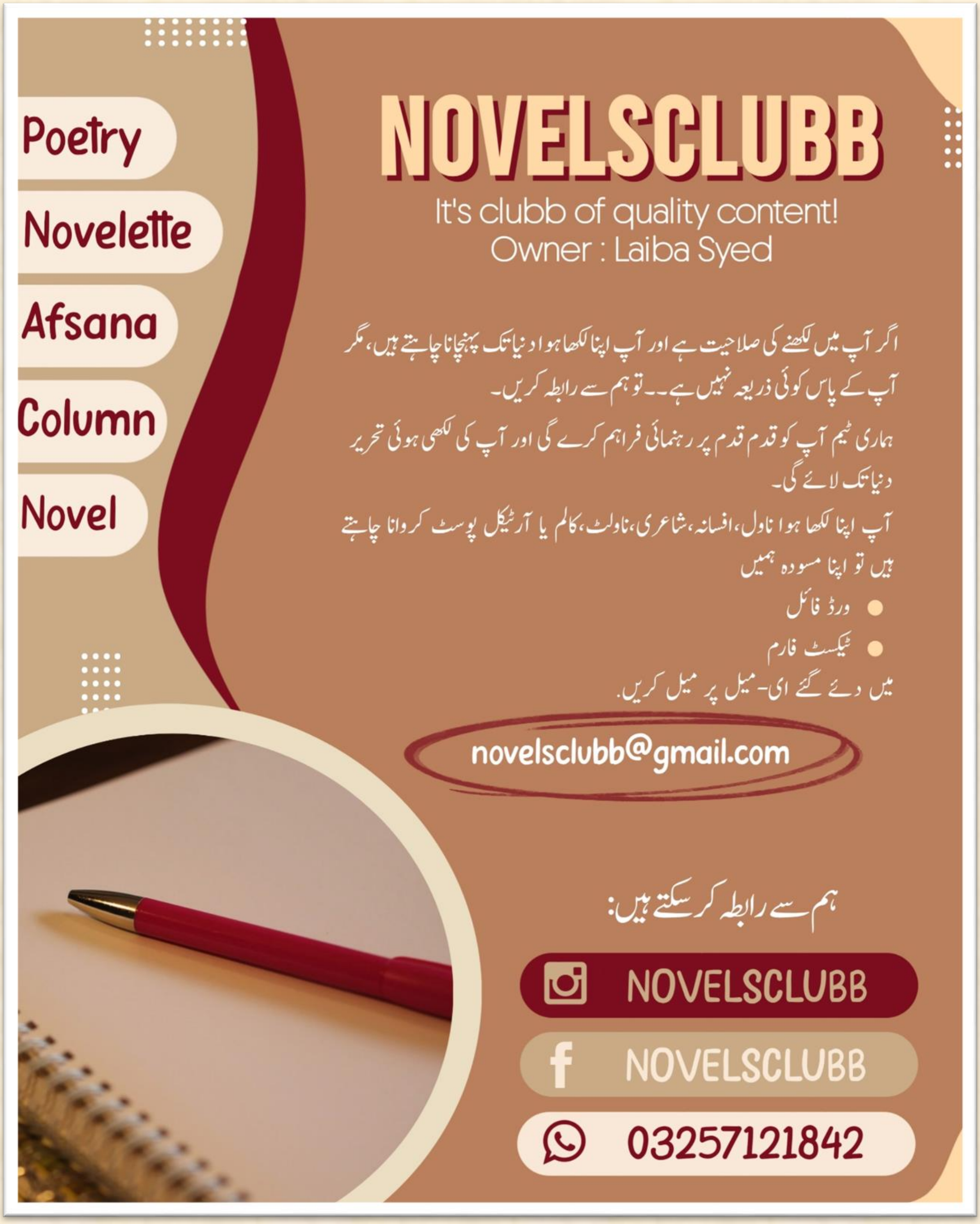
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تاج

از قلم

حرمین صدیقی

Clubb of Quality Content

ناول "تاج" کے تمام جملہ حق لکھاری "حرمین صدیقی" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

ناول تاج

قسط نمبر 2

بقلم حرمین صدیقی

وہ تینوں اس وقت لاونج میں موجود لیپ ٹاپ پر فلم دیکھ رہے تھے ابان صوفے پر لیٹا تھا خان اور معاویہ زمین پر صوفے کی پشت سے ٹک لگائے بیٹھے تھے اور لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھا تھا لاؤنج اس وقت سینما کا منظر پیش کر رہا تھا

"اب دیکھنا ہیرو کو گولی لگے گی مگر وہ بچ جائے گا"

ابان کے بولنے پر معاویہ اور خان نے اس کو گھورا

"اب ہیروئن ولن کے پاس جائے گی اور اس کے ساتھ بھاگ جائے گی" ابان نے منہ میں

چپس ڈالتے ہوئے کہا

"تمھارا مسئلہ کیا ہے کیوں آگے سے آگے فلم بتائے جا رہے ہو بے غیرت انسان چپ چاپ دیکھو فلم ورنہ چلے جاؤ"

معاویہ دانت پیس کر بولا

خان نے ابان کو غصے سے دیکھا گویا وارننگ دی ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر تو وہ خاموش رہا پھر معاویہ بولا

"اللہ کرے مل جائے ہیرو کو اس کی محبت"

معاویہ کی اواز میں التجا تھی اور اس کو اچھا اختتام ہونے ک شدید خواہش تھی

لیکن یہ خواہش ابان کے ہوتے ہوئے برقرار نہ رہی

بقیہ چالیس منٹ کی فلم کو اس کے پانچ سیکنڈ کے جملے نے ختم کر دیا

"نہیں ملے گی ہیروئن مر جائے گی"

"یار تو کیوں اتنا ذلیل ہے منع کیا تھا نہ کہ مت بولنا کچھ کیوں پھوٹا تو نے"

معاویہ غصے سے بولتے ہوئے اٹھا لیپ ٹاپ کی اسکرین کو گرایا اور ابان کے اوپر چڑھ کر بیٹھا پاس پڑے کشن سے اس کا منہ دبایا اور مختلف القابات سے نوازتا رہا معاویہ کا دل چاہ رہا تھا پاس رکھا کانچ کا کٹورا اس کے سر پر دے مارے تاکہ وہ تمام فلمیں بھول جائے یا اس کی زبان کاٹ دے تاکہ وہ فلم دیکھتے ہوئے بولے نہ ابان ہاتھ پیر مارتا رہا اور جب اس کا جسم حرکت کرنا چھوڑ رہا تھا تب معاویہ اس پر سے ہٹا اور دوسرے صوفے پہ جا کر بیٹھا اور گہری سانس لینے لگا

ابان اٹھا تو اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا وہ سینہ مسلتے ہوئے اگے ہوا اور ٹیبل پر رکھی پانی کی بوتل سے پانی پیا اور پھر خان کی جانب دیکھا اور معصوم چہرہ بنایا

"تم کچھ نہیں کہو گے"

خان نیچے زمین پر بیٹھا تھا اور ابان صوفے پر خان نے چہرہ اوپر اٹھایا اور بولا

"آج کا تمام کام تم کرو گے"

"یہ کیا بات ہوئی میں نہیں کروں گا"

ابان منہ پھولا کر بولا

"میں اپنی بات دہراتا نہیں جو کہ دیا تمہیں وہ کرنا پڑے گا سمجھ آئی"

خان کی اواز میں سختی محسوس کر کے ابان نے ہتھیار ڈال دیے اور سر اثبات میں ہلایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ھیزل کو بلا رہا ہوں تم لوگ ساری بوتل اور یہ بئیر کے کین کو چھپادو میں نہیں چاہتا کہ اس کی پاک نظریں ان حرام چیزوں پر پڑیں"

معاویہ اور خان کو حیرت ہوئی جب وہ دونوں اس سے کہتے کہ بوتلیں سامنے سجا کر مت رکھا کرو تب اسکا جواب ہوتا اپنی محنت سے حرام کما کر پیتا ہوں کسی کے باپ سے مانگ کے نہیں جو چھپاتا پھروں پیوں گا اور ڈنکے کی چوٹ پر پیوں گا اور آج وہی شخص ان بوتلوں کو چھپانے کا کہہ رہا تھا

ابان اٹھا اور ھیزل کو کال ملانے لگا

"وہ فارغ نہیں ہے تمہاری طرح اور وہ نہیں آئے گی سیدھے منہ تو وہ جواب تک نہیں دیتی"

Clubb of Quality Content

بولتے وقت معاویہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی

ابان نے سب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا دوسری جانب سے کال اٹھالی گئی تھی

"کہاں ہو"

دوسری جانب ھیزل کا چہرہ دمک اٹھا زندگی میں پہلی بار کسی نے اس کو فون کر کے پوچھا تھا کہاں ہو

ھیزل ہلکی آواز میں بولی "گھر کے لیے نکل رہی ہوں"

"ایسا کروں میرے گھر آجاؤ"

"کیوں"

ھیزل کو حیرت ہوئی صرف دو ملاقات میں ایسے کیسے کسی کو بھی اپنے گھر بلا سکتا ہے

"معاویہ کی ٹانگ لقوہ مار گئی ہے میں نے سوچا تمہیں بتادوں آخر کار تمہارا محسن ہے تمہاری بائیک کو جیل سے رہائی دلوائی تھی اس نے اب کیا تم حال پوچھنے بھی نہیں آسکتی"

وہ بنا ھیزل کی سنے صرف خود بولے جا رہا تھا

ھیزل نے کال کاٹ دی ابان نے خان اور معاویہ کو دیکھا جو ہنس ہنس کر لال ہو گئے تھے اس نے غصے سے واپس ھیزل کو کال کری جو اس نے ریسیو کر لی

"تم ایسے کیسے میری کال کاٹ سکتی ہو تمہیں میں نے"

ابان کو معلوم ہوا کہ صرف وہ بولے جا رہا ہے اور کال کاٹی جا چکی ہے ایک نظر ان دونوں کو

دیکھا جو منہ ہاتھوں میں دبائے بیٹھے تھے تاکہ ان کی ہنسی کی اواز نہ جائے ابان نے واپس کال ملائی اور خاموش رہا

ھیزل انکار کرنا چاہتی تھی لیکن نہیں کر سکی ان تینوں نے اس کی اتنی مدد کری تھی خاص کر معاویہ نے اب اسکی طبیعت کا حال احوال پوچھنے جانا چاہیے

"میں آرہی ہوں"

"میری کال کیوں کاٹ رہی تھی"

"کال کر کے تم خود بولے جارہے تھے اگر خود بولنا اور خود سننا تھا تو بند کمرے میں جا کر دیواروں سے باتیں کرتے مجھ سے نہیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آئندہ احتیاط کروں گا میری گڑیا خوش"

ابان کا لہجہ لاڈ اٹھاتا تھا ھیزل کو سمجھ نہیں آیا اس نے ابان کو منع کیوں نہیں کیا وہ ابان کو منع کر ہی نہ سکی اس کو ابان کچھ اپنا سا لگا اس نے اپنی ساری سوچوں کو جھٹکا اور پھر بائیک پر روانہ ہوئی۔

ھیزل فلیٹ میں داخل ہوئی

انابی رنگ کی چھوٹی فراک شلوار پہنے گلے میں سفید مفلر ڈالے اور سیاہ جو گرز پہنے

فلیٹ زیادہ بڑا نہ تھا اس نے ایک نگاہ میں ہی جان لیا تھا دو بیڈ رومز لاؤنج کے ساتھ اوپن کچن اور واش روم شاید کمروں میں ہی تھے فلیٹ چھوٹا لیکن خوبصورت اور صاف ستھرا تھا

لاؤنج کی دیواروں میں سرمئی رنگ ہوا تھا چوکور چھوٹی ٹیبل کے گرد چار صوفے رکھے تھے اس سے اندازہ ہوتا کہ تینوں مرد سگھڑ اور سلیقے مند ہیں حیزل کو یہ دیکھ کر حیرانگی ہوئی کہ وہ تینوں گھر میں بھی نئی نویلی دلہن کی طرح تیار بیٹھے تھے

چائے پینے کے بعد حیزل نے معاویہ سے اس کی طبیعت پوچھی تو اس نے ابان کے جھوٹ کا پول کھولا ابان نے شرمندگی سے گدی سہلائی اور حیزل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ گردن کو نفی میں ہلایا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر خاموشی کے بعد ابان بولا

"سمی کی کال آئی تھی کل بتا رہی تھی کہ اس کی دوست کی بہن کی شادی ہو رہی ہے لیکن وہ لڑکی کسی اور کو پسند کرتی ہے"

خان نے لاپرواہ انداز میں جواب دیا

"تو اُس لڑکے کے بارے میں بتادے اپنے گھر والوں کو"

"نہیں بات دراصل یہ ہے کہ لڑکا ٹائم مانگ رہا ہے کہہ رہا ہے ابھی نہیں کر سکتا اور لڑکی اُس کے پیچھے پاگل ہو رہی ہے بظاہر تو وہ راضی ہے اپنے گھر والوں کی پسند سے شادی کرنے کو لیکن وہ اس لڑکے سے ابھی بھی بات کرتی ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مرد جب محبت کرتا ہے تو اس کو کبھی نہیں چھوڑتا وہ بے غیرت نامرد ہوتے ہیں جو اپنی مجبوریوں اور پریشانیوں کا بہانہ بنا کر ٹائم مانگتے ہیں ایسے لڑکے جب ٹائم مانگا کریں تب لڑکیوں کو چاہیے انہیں چھوڑ دیں ان لڑکوں کا مقصد صرف ایک لڑکی کا وجود موجود ہونا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے دوستوں کے سامنے فخر سے کہہ سکیں یہ دیکھ تیری بھابھی ہیں، تیری بھابھی کا میسج آیا ہے فلاں فلاں ان کے لیے یہ سب صرف ٹائم پاس ہوتا ہے

لیکن یہ نہ سمجھ لڑکیاں ان نامردوں پر اپنے دل کی دنیا ہار دیتی ہیں اور پھر پچھتاوا انکا مقدر

ٹھہرتا ہے"

معاویہ نے کسی ماہر مشیر کی طرح جواز پیش کیا

"ہو سکے وہ بیچارہ واقعی مجبور ہو یا اس کے گھر والے نہ مان رہے ہوں"

ابان کو معاویہ کی باتیں بری لگی تھیں یا اس لڑکے کے لیے دل میں احساس جاگا تھا

"بات تم نے ٹھیک کری اگر لڑکا محبت کرتا ہے اور دونوں کے گھر والے نہیں مان رہے ہوتے تو دونوں گھر سے بھاگ کر شادی کر لیتے ہیں لیکن ان شادیوں کا اختتام یوں ہوتا ہے کہ آخر میں طلاق ہو جاتی ہے یا دونوں میں سے کوئی ایک انسیکیور رہتا ہے ہمیشہ، لڑکا شک کرتا ہے لڑکی پر اس کو مارتا ہے، وہ سوچتا ہے باپ کی ملکیت میں ہوتے ہوئے اس نے باپ کو دھوکہ دیا جس نے اسے پالا جب وہ اپنے باپ کو چھوڑ سکتی ہے تو مجھے کیوں نہیں اور ایٹ دا اینڈ وہ دونوں ٹاکسک زندگی گزارتے ہیں"

معاویہ اس وقت ٹاپ کلاس کا مشیر لگ رہا تھا

ابان نے خان کی طرف دیکھا "تمہاری کیا رائے ہے؟"

"آج کل لڑکے صرف دل لگی کرتے ہیں اور جو بیچارے غلطی سے محبت کرتے ہیں تو ان کا مقصد صرف اپنی محبت کو پانا ہوتا ہے، اگر لڑکی کے گھر والے راضی نہیں ہوتے اور لڑکی باپ کی عزت کی خاطر اس کو چھوڑ دے تو لڑکے اپنی محبت کو خوب کوستے ہیں بد دعائیں دیتے ہیں، مرد صرف عشق کرتا ہے اور اپنی چاہت اللہ کے سامنے پیش کرتا ہے دنیا اور آخرت میں اس کا ساتھ، خوشی اور اس کی صحت مانگتا ہے اس کے علاوہ اپنے محبوب کو سوچنا بھی گناہ سمجھتا ہے، ملنا اور بات کرنا ہے تو دور اگر کبھی نظر بھی آجائے تو نظریں جھکا دیتا ہے مل جائے تو آنکھوں کی ٹھنڈک نہ ملے تو دل کی سلطنت کی ملکہ بنا کر خود کو اس کے عشق میں قید کر دیتا ہے جس سے رہائی صرف موت کی صورت میں ممکن ہوتی ہے۔ یہ فرق ہے محبت اور عشق"

خان نے بات مکمل کر کے ان تینوں کو دیکا جو بلکل مبہوت ہو کر اسکی باتیں سن رہے تھے

خان بہت کم گو طبعیت کا مالک تھا لیکن جب بولتا تو کسی ساحر کی طرح جسکے الفاظ جادو کی مانند لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑ جاتے

ابان نے ھیزل کی جانب دیکھا جو معاویہ اور خان کی بات بہت غور سے سن رہی تھی

"تم کچھ کہو عورت کی کیا رائے ہے محبت کے بارے میں ہمیں بھی تو معلوم ہو"

"میں جب نائنتھ کلاس میں تھی جب میری ٹیچر نے کہا تھا کہ لڑکیاں نا محرم سے محبت اس لیے کرتی ہیں کیونکہ ان کو اپنے محرم سے محبت نہیں ملی ہوتی

لڑکیاں بہت حساس ہوتی ہیں کوئی ان کی سچی یا جھوٹی تعریف کر دے گفٹ دے یا ان کا حال

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

احوال ہی پوچھ لے تو وہ اس کے بارے میں سوچنے لگتی ہے

میں یہ نہیں کہہ رہی کہ لڑکیاں نہ سمجھ ہوتی ہیں یا بزدل ہوتی ہیں یقین مانو مضبوط عورت بھی محبت کرتی ہے لیکن طاقتور مرد سے جو اس کے لیے اسٹینڈ لینا جانتا ہو جو اپنے گھر والوں کو راضی کرے اور لڑکی کے گھر والے نہ مانے تو ان کو بھی راضی کرے ڈنکے کی چوٹ پر اپنی محبت سے نکاح کرے اور اس سے وفا کرے
لیکن اگر محبت بزدل مرد سے ہو اول تو وہ لڑکی کو نکاح کا جھانسا دے کر چھوڑ دے گا اور اگر اللہ اللہ کر کے اس کی شادی ہو بھی گئی تو وہ ہمیشہ لڑکی کو ہیچ کرے گا"

ابان بولا "طاقتور بولے تو امیر"

"آہاں عقل و شعور کی طاقت"

هیزل نے بات ختم کی اور ابان کی طرف دیکھا گویا اس کی رائے بھی جاننا چاہتی ہو

ابان نے تینوں کی نظریں خود پر محسوس کریں تو کھانا بنانے کا بہانہ بنا کر وہاں سے کچن میں چلا گیا

اسکی زندگی میں بس چند ہی لوگ تھے جن سے وہ بے پناہ محبت کرتا، باقی لوگوں کو تنگ کرنا پیٹنا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ خان اور معاویہ جان گئے تھے وہ کیوں غائب ہوا ہے

کھانا کھانے کے بعد ھیزل نے ٹائم دیکھا تو نو بج رہے تھے وہ جانے کے لیے اٹھی

خان نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا "آہستہ بائیک چلانا اور گھر پہنچ کر میسج کر دینا"

خان کا چہرہ سپاٹ، لہجہ نرم تھا

ابان اور معاویہ حیرت کے سمندر میں ڈوب گئے گلؔ کے علاوہ واحد دوسری عورت تھی جس کے لیے خان کے لہجے میں نرمی تھی ورنہ خان کا لہجہ ایسا ہوتا کہ سامنے والے شخص کو اپنی موت اپنی آنکھوں کے سامنے دکھائی دینے لگتی

ھیزل نے اثبات میں سر ہلایا وہ اچھے اور برے لوگوں کی پہچان جانتی تھی لیکن خان وہ واحد شخص تھا جو ایک پہیلی معلوم ہوتا جس کا ایک سرا بھی ہاتھ نہ آتا

وہ بیٹھتا تو اتنا خاموش اور سنجیدہ کہ لگتا ہی نہیں کہ وہ موجود ہے اور خیال ایسے کرتا کہ سامنے والے کو پتہ بھی لگنے نہ دیتا

خان کی دھوپ چھاؤں دیکھ کر اس کی پیچیدہ شخصیت کا اندازہ ہوتا ھیزل نے سوچا

ضرور اس کے پیچھے کوئی ماضی رہا ہوگا

یہ یاد رکھیے گا ہر انسان کی فطرت و شخصیت میں اسکا ماضی اور حال جھلکتا ہے

ابان نے بھی اگے بڑھ کر اس کے بال بگاڑے

"اپنی پراڈو بیچ دو اور دوسری خرید لو آئے دن خراب ہوتی رہتی ہے"

ھیزل اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرائی اور ان کے گھر سے نکل گئی۔۔

سمی کی انکھ کھلی تو دیکھا وہ بندی ہوئی ہے اس نے ذہن پر زور ڈالا وہ یہاں کیسے پہنچی صبح آٹھ بجے وہ گھر سے اسکول کے لیے نکلی تھی اور دس منٹ کی مسافت کی دوری پر پیچھے سے کسی نے اس کی ناک پر رومال رکھا تھا پھر وہ ہوش و حواسے بیگانہ ہو گئی تھی اس نے ارد گرد نظر گھمائی اس کو یاد آیا یہ وہی عمارت ہے جو اس کے محلے میں تعمیر ہو رہی ہے ابان کے ساتھ جب بھی وہ سکول جاتی یہ ضرور کہتی "کہ مجھے اس عمارت کے اندر جانا ہے" اس کو نہیں معلوم تھا کہ اس کی الفاظ اس طرح سے پورے ہوں گے اس کا چہرہ آنسو اور پسینے سے تر تھا دل کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی سمی ابان کو مدد کے لیے پکارنے لگی

"ابان بھائی""ابان بھائی"

سمی کو معلوم تھا دنیا میں واحد شخص ہے جو اس کی مدد کر سکتا ہے

پیچھے سے آتی تالیوں کی آواز پر وہ چپ ہوئی

وہ قدم اٹھاتا ہوا سمی کی طرف آیا اس کے بوٹ کی دھمک عمارت کی دیواروں سے گونج کر سمی

کو اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی وہ چلتا ہوا اس کی کرسی کے پاس گھٹنے کے بل بیٹھا کالی جینس

سرخ ڈریس شرٹ صاف رنگت دراز قد خوبصورت مردانہ نقوش

سمی کی آنکھیں حیرت سے کھل گئی وہ بولی تو اس کو اپنی آواز کسی کھائی سے آتی معلوم ہوئی

"عرشمان بھائی آپ"

"سمیہ وقار عرف سمی"

جب وہ بولا تو اس کی انکھوں میں تپش تھی

Clubb of Quality Content

عرشمان نے سمی کے ہاتھ پیر کھلے اور کھڑا ہو گیا

"آپ نے مجھے اغوا کیا ہے؟"

سوال کرتے ہوئے سمی کی اواز میں بے یقینی تھی

"ہاں"

یک لفظی جواب دیتے ہوئے عرشمان کو شرمندگی ہوئی لیکن وہ ڈھیٹ بنا کھڑا رہا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"پر کیوں آپ تو بابا کے دوست تھے نا"

"مجھے مسئلہ تمہارے بابا کے ساتھ نہیں بیٹے"

"پھر مجھے یہاں کیوں لائے ہیں"

"تمہارے ابان بھائی نے میرے چھوٹے بھائی کو مار دیا میں اس کی کوئی کمزوری ڈھونڈ رہا تھا جس کو استعمال کر کے میں اس کو بھی وہی اذیت تکلیف دوں جو اس نے مجھے دیا ہے پر اس کمینے انسان کی زندگی میں صرف تین لوگ ہیں معاویہ خان اور تم تمہیں پتہ ہے ابان نے مجھے اور صبور کو چھوڑ کر عالی کو کیوں مارا کیونکہ وہ کمزور، بے ضرر اور نادان تھا صرف پچیس سال کا "

عرشمان جیسے جیسے بولتا گیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سمی کا دل خوف سے پھٹتا گیا اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا اس نے نفی میں گردن ہلائی

"نہ نہیں ابان بھائی کسی کو بھی نہیں مار سکتے "

"مجھے افسوس رہے گا بچے میں تمہیں نہیں مارنا چاہتا لیکن تم جانتی ہو نا اس دنیا میں رہنے کا پہلا اور آخری اصول،

بے رحمی اور خود غرضی ہے۔

بے رحم اور خود غرض بن جاؤ

میں اپنا بدلہ کبھی نہیں چھوڑتا مجھے معاف کرنا"

عرشمان کی اواز انتہائی ہلکی تھی گویا مارنے والے کو مارنے کی مجبوری سمجھا رہا ہو

عرشمان کی انکھوں میں ہلکی ہلکی نمی تھی جس بچی کو اس نے انگلی پکڑ کر چلایا اسی کو اپنے بدلے

کی بھید چڑھا رہا تھا

اس کے دماغ میں صرف یہی سوچ آئی تھی کہ وقار نے اس کو سمی کے حفاظت کا کہا تھا لیکن

اس نے اتنی اچھی حفاظت کی کہ سمی کو اس کے پاس بھیجنے کا منصوبہ بنا لیا

وہ اٹھا اور بھاری ہوتے دل کے ساتھ وہاں سے چلا گیا

عرشمان کے جانے کے بعد سمی نے چند گہرے سانس لیے اپنے اعصاب کو اپنے قابو میں کیا

اس کو یاد پڑتا تھا کہ سیلف ڈیفنس کی پہلی کلاس میں اس کے ٹیچر نے کہا تھا

کسی بھی ایسی صورتحال میں جس میں آپ اغوا ہو جاؤ آپ اپنے حواس قابو میں رکھو گے حالات کے قابو میں ہونا یا حالات کو قابو کرنا دو مختلف پہلو ہیں، آپ دوسرا پہلو اپناؤ گے اپنے ڈر کو سائیڈ کرو گے، اپنا ہتھیار اٹھاؤ گے، دشمن کے نازک حصوں پر وار کرو گے آنکھ ،دل، گردن یا سر

حملہ کرنے کے بعد اپنا ہتھیار اپنے ساتھ لے کر بھاگو گے اور اس راستے کا انتخاب کرو گے جو سنسان ہو

سمی نے پاس رکھے اپنے بیگ سے تیز دھار چاقو نکالا اور اپنی آستین میں چھپالیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ نے مجھے اچھا سبق دیا عرشمان بھائی خود غرض اور بے رحم بن جاؤ"

بولتے ہوئے اس کی آنکھیں ویران اور دل بنجر تھا اس کو اللہ نے ثابت قدم رکھا اب اس کو معلوم تھا کہ کیا کرنا ہے اور جو وہ کرنے جا رہی تھی اس سے اس کی معصومیت بچپنا سب کچھ چھیننے والا تھا لیکن عزت اور جان سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھا۔

صبح کے دس بجے کمرے میں چھائی خاموشی کو ابان کی فون رنگ نے توڑا ساتھ لیٹے معاویہ نے کروٹ بدلی اور تکیہ کانوں پر رکھا ابان نے اسکرین پر سمی کا نام دیکھ کر کال ریسیو کر کے فون کو کان پہ رکھا آگے سے ملنے والی خبر پر اس کی نیند بھک سے اڑی اور وہ اٹھ کر فورا باتھروم میں جا کر بند ہوا پانچ منٹ بعد وہ سیاہ کرتا شلوار پہنے باہر نکلا پاؤں میں چپل ڈالی چابی اٹھائی اور لاؤنج سے گزرتے ہوئے صوفے پر رکھی خان کی خاکی شال کندھوں پہ ڈالی اور گھر سے نکل گیا

ابان سمی کے کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ پر گھٹنوں کو سینے سے لگائے بیٹھی سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی اسکے سفید یونیفارم پہ سرخ داغ واضح دکھائی دے رہے تھے

ابان کو دیکھتے ہی اس کے سینے سے آلگی ابان نے اس کے گرد بازو حائل کیے اور اپنا دایاں گل

اس کے بالوں پہ ٹکا دیا کافی دیر تک اس کی سسکیاں ہچکیاں کمرے میں گونجتی رہیں اور پھر وہ آہستہ آہستہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی ابان بھی اس کے ساتھ بیٹھا آنکھیں بند کئے اس کی تکلیف اپنے دل پہ سہتا رہا

گھر کے دروازے پہ دستک ہوئی تو سمی نے حراساں نظروں سے ابان کو دیکھا اور زور زور سے نفی میں سر ہلانے لگی

"نہیں نہیں وہ وہ پولیس ہو گی مجھے لی جائے گی"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابان نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا

"میں نے کہا تھا نا میرے ہوتے ہوئے دنیا کی کوئی جیل تمہیں قید نہیں کر سکتی چاہے تم مجرم ہو یا ملزم"

ابان نے جا کر دروازہ کھولا تو سامنے ایس-ایچ-او ریحان کو کھڑا پایا

"جی فرمایئے لگتا ہے ہڈیاں کم پڑ گئی ہیں"

ابان نے ناگواریت سے کہا

"نہیں جی وہ یہاں سمیہ وقار نامی بچی رہتی ہے جس کے خلاف عرشمان عالم نے ایف-ائی-آر کٹوائی ہے اپنے بھائی کے قتل کے الزام پر"

" کبھی جو تمہارے پاس تھی (ابان نے سوچنے کی اداکاری کرتے دماغ پر انگلی رکھی تمام اہلکاروں سمیت ایس ایچ او کو بھی جاننے کی جستجو ہوئی) ہاں یاد آیا عزت اس کو بیچنے کے ساتھ ساتھ عقل بھی بیچ کھائی ہے جو پندرہ سالہ بچی کی ایف-ائی-ار کاٹنے چلے آئے"

Clubb of Quality Content

"معاف کریں ابان سر ہمارے پاس اوپر سے آرڈر آئے ہیں"

"بچی کو گرفتار کرنے کے تمہارے پاس اوپر سے آرڈر آئے ہیں اگر میں نے ایک کال کری تو اس کے بعد معلوم ہے نا کہ اوپر سے بس کون آسکتا ہے"

پولیس کو ابان سے خوف آنے لگا جس کی آنکھیں وحشت زدہ اور چہرے پر مصنوعی

مسکراہٹ تھی کمبخت کو اداکاری کا فن خوب آتا تھا

آس پاس لوگوں کا ہجوم اکٹھا ہونے لگا تھا ابان نے مجمع کی طرف نگاہ دوڑائی اور زور سے بولا

"اچھا ایس ایچ او صاحب یہ بتائیں کہ قتل کب ہوا تھا اور کہاں ہوا تھا"

نو چالیس پر ابان صاحب قتل ہوا تھا وہ جو اس محلے میں نئی عمارت تعمیر ہو رہی ہے وہیں پر،

عرشمان عالم کے بھائی صبور عالم کا قتل ہوا ہے"

یہ سن کر ابان نے زوردار قہقہہ لگایا

"لو جی ان کی بھی سن لو نو چالیس پر قتل ہوا تو سمی کو میں دس بجے لینے آیا تھا وہ گھر پر ہی تھی

اگر آپ کو یقین نہیں اتا تو میں بلا لیتا ہوں اس کو"

ابان نے ایک زوردار آواز لگائی

"سمی چلو دیر ہو رہی ہے"

سمی نے گھر سے باہر قدم رکھا سرخ کمیز شلوار کے ساتھ سرخ اسکارف سر پر باندھے ہاتھوں

میں سفری بیگ لئے سمی کو دیکھ کر محلے کے ایک بزرگ آگے آئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور پولیس والوں کو مخاطب کیا

"کہیں سے لگ رہا ہے یہ بچی بیس منٹ پہلے قتل کر کے آئی ہے نہیں نا تو چلو نکلو یہاں سے یہ شریفوں کا محلہ ہے یہاں شریف ہی لوگ رہتے ہیں اور یہ بچی تو ویسے بھی یتیم ہیں"

تمام محلے دار ایک زبان ہو کر حامی بھرنے لگے تو پولیس والوں کو مجبوراً وہاں سے جانا پڑا ابان نے سر کے خم سے سب کا شکریہ ادا کیا اور سمی کے گھر پر تالا ڈال کر اس کو گاڑی میں لے کر روانہ ہو گیا

سمی بالکل خاموش بیٹھی تھی ابان نے گاڑی سڑک کنارے روکی اور اس کی طرف دیکھا

"امی کہاں تھی"

"گاؤں" سمی نے ٹرانس کی کیفیت میں جواب دیا

"تم کیوں نہیں گئی"

"میرا آخری پیپر تھا"

"جمیلہ باجی اتنی بے وقوف کب سے ہو گئیں جو تمھیں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی"

"میں نے ان سے جھوٹ کہا تھا کہ میں نے ابان بھائی کو بتادیا ہے"

ابان نے سٹیرنگ پر زور سے مکہ مارا اور چند گہرے سانس لیے

"آج کے بعد تم لالی کے ساتھ اس کے ہوسٹل میں رہو گی اپنی لاپرواہ ماں کی فکر نہ کرنا تمہارے سارے خرچے جس طرح پہلے پورے کرتے آیا تھا آگے بھی پورا کروں گا بس کبھی اپنے ابان کو بھولنا مت"

سمی نے اسکی بات نظر انداز کی اور بولی

Clubb of Quality Content

"آپ نے مجھ سے پوچھا نہیں میں نے قتل کیا ہے کہ نہیں اور اگر کیا ہے تو کیوں کیا"

"وضاحت وہاں مانگی جاتی ہیں جہاں تھوڑا سا بھی شک ہو میں نے تمہیں سیلف ڈیفنس ٹریننگ اسی لیے دلوائی تاکہ کسی بھی شکاری کے شکنجے میں تم خود کو بے بس محسوس نہ کرو بلکہ شکاری کو ہی شکار کر لو"

"عرشمان بھائی نے کہا تھا کہ آپ نے ان کے چھوٹے بھائی کا قتل کیا ہے اسی کا بدلہ لینے کے لیے انہوں نے مجھے اغوا کیا اور اپنے بھائی صبور کو مجھے قتل کرنے کا کہہ کر وہ چلے گئے اس نے مجھے قتل کرنے کے بجائے زندہ درگور کرنے کا فیصلہ کیا یقین کریں اگر قتل کرتا تو میں اف تک نہ کرتی لیکن اس نے مجھ سے میری ذات کا غرور چھیننا چاہا آپ نے کہا تھا کوئی عزت پر آنکھ اٹھائے اس کو قتل کر دینا بس پھر میں نے بھی اس کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ آئندہ وہ کسی بھی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھے"

سمی نے بول کر ابان کی طرف دیکھا جو بالکل ساکت بیٹھا تھا ابان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

کہ اس کے کیے ہوئے قتل کا حساب سمی کو دینا پڑے گا جس ماضی سے وہ جان چھڑانا چاہتا تھا وہی ماضی سمی کے سامنے لا کھڑا کیا خدایا یہ اس سے کیا ہو گیا ابان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے

اس نے کانپتے ہاتھوں سے لالی کا نمبر ملایا کال ریسیو کر لی گئی

"ہاسٹل کی راہداری میں آجاؤ"

کال کاٹ کر گاڑی چلادی

گاڑی ہاسٹل کے باہر رکی سمی کو لیے ہاسٹل کے اندر داخل ہوا جہاں بہت سی لڑکیوں کے درمیان لالی کھڑی نظر آگئی وہ ابان کے پاس آئی

Clubb of Quality Content

"زہے نصیب آگئی یار د تمہیں میری ویسے یہ سمی ہے نا یہاں کیوں لائے ہو اس کو"

"یہ آج سے تمہارے ساتھ رہے گی اور کسی بھی قسم کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے اس کو"

انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی لالی مسکرا دی

ابان گھٹنوں کے بل بیٹھا سمی کو گلے سے لگایا

وہ بالکل سن، ہاتھوں کو ڈھیلا چھوڑے کھڑی رہی

لالی نے بیگ اٹھایا جو کافی وزنی تھا اور ابان کے کندھے پر ہاتھ رکھا

ابان نے آخری نظر سمی پر ڈالی اور بوجھل دل، بھیگی آنکھوں، جھکے کندھوں اور بھاری قدموں کے ساتھ چلا گیا لالی سمی کو لے کر اپنے روم میں چلی گئی

معاویہ اور خان بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ابان گھر میں داخل ہوا

"آؤ ابان ناشتہ کرو صبح کہاں گئے تھے "

خان نے جوس کے گلاس سے گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا

معاویہ اور خان نے ناشتے سے ہاتھ روک کر ابان کو دیکھا جو بہت دھیمے قدم لیتا آ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھا تھا خان نے ابان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور یہیں ابان کی برداشت ختم ہوئی آنسو جو کب سے آنکھوں کو دھندلا کئے ہوئے تھے بہنا شروع ہوئے وہ خان کے سینے سے لگ گیا اور بچوں کی طرح بلا بلک کر رونا شروع کر دیا

"کیا ہوا تم صبح سمی سے ملنے گئے تھے ناسب خیر تو ہے"

معاویہ فکر مندی سے بولا

"خان میں جس سے محبت کرتا ہوں میرے گناہ اس کو مجھ سے دور کر دیتے ہیں میں گنہگار ہوں نہ تو اللہ کو مجھے سزا دینی چاہیے تھی اس معصوم کا کیا قصور تھا"

"تم جب تک ہمیں یہ نہیں بتاؤ گے کہ کیا ہوا ہے ہمیں کیسے پتہ چلے گا"

خان اس کا کندھا تھپ تھپاتے ہوئے بولا

"عرشمان نے عالی کا بدلہ لینے کے لیے سمی کو اغوا کیا اور صبور کو مارنے کے لیے کہا لیکن اس بغیرت نے اس معصوم سے اس کی ذات کا غرور چھینا چاہا اور سمی نے اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے ہاتھ خون سے رنگ لیے صرف اور صرف میری وجہ سے خان میری بیٹی تو معصوم تھی"

ان دونوں سے ابان کو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا

ابان کی نظروں کے سامنے سمی کا ہستا مسکراتا چہرہ آیا وہ جھٹکے سے خان سے دور ہوا اور کمرے میں جا بند ہوا اس کا دماغ سن اور دل بے حد باری ہو رہا تھا وہ منہ کے بل بیڈ پر گرا آنکھوں سے آنسو تکیے میں جذب ہو رہے تھے سر بے حد بھاری ہو رہا تھا پھر وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔

معاویہ نے ابان کے پیچھے جانے کی کوشش کی تو خان نے اس کو روک دیا

"خان اس کو ہماری ضرورت ہے اور تم کہہ رہے ہو اس کو اکیلا چھوڑ دوں"

"میں ابان کو تم سے بہتر جانتا ہوں کسی کے سامنے نہیں روتا یا یہ کہنا درست ہوگا کہ میں نے اس کو کبھی روتے ہوئے ہی نہیں دیکھا شاید سمی کی تکلیف میں اس کی روح گھائل ہو گئی تبھی وہ ہمارے سامنے ضبط کھو بیٹھا اور رو دیا بہتر ہے کہ تم اس کو اکیلا چھوڑ دو"

خان چابی اٹھاتا گھر سے باہر نکل گیا اور معاویہ برتن سمیٹنے لگا بھوک تینوں کی ہی مر چکی تھی

رات کا آخری پہر سرمئی آسمان ستاروں سے پاک چمکتا چاند سنسان علاقے میں موجود دس منزلہ جلی ہوئی عمارت پر وہ حیوالا اس وقت چھت پر موجود تھا

بے چینی سے یہاں سے وہاں ٹہل لگا تھا

اور بار بار اپنا موبائل چیک کرتا یکدم فضا میں چھائی خاموشی کو اس کی فون سے آتی آواز نے توڑا

"لونگ ٹائم بچے"

اسپیکر سے آواز گونجی مقابل کا لہجہ ایسا تھا گویا کوئی انگریز اردو کی ٹانگیں توڑ رہا ہو آواز میں ہلکی لرزش شامل تھی

"کیسے ہیں آپ"

ان سے بات کرتے ہوئے اس کی انکھوں میں عزت و محبت اور لہجے میں فکر مندی تھی

"جیسا تم چھوڑ کر گئے تھے"

"میں نے آپ کو کبھی نہیں چھوڑا میں صرف پیچھے رہا"

دوبدو جواب دیا

"پیچھے رہنے اور چھوڑنے میں کوئی فرق نہیں ہوتا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں صرف پاکستان میں رہنا چاہتا تھا میں نے اپ کو نہیں چھوڑا صرف پیچھے رہ گیا ہوں"

"کوئی ثبوت دو"

"کل تک آپ کو مل جائے گا ثبوت یہی بتانے کے لیے کال کری تھی"

مقابل کے جھریوں زدہ چہرہ پر خوشی کی لہر دوڑ گئی گویا اپنی بات بنا کہی ہی منوالی

کچھ دیر خاموشی چھائی رہی پھر کال بند ہو گئی

اس نے تھکان زدہ سانس ہوا کی سپرد کی اور چھت کی دیوار سے نیچے دیکھا

"میں معصوم تھا اللہ معصوم تھا مجھے کمینگی زمانے والوں سے ملی میں تو بچہ تھا نا سمجھ غلط کیا صحیح کیا نہیں پتہ نہیں تھا کیونکہ بچپن سے ہی میری ماں کو دور کر دیا مجھ سے میں تو بچہ تھا میں معصوم تھا"

ایک ہی جملے کو نہ جانے کتنی دیر دہراتا رہا چیختا رہا چلاتا رہا پھر تھک ہار کر تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی اور چلا گیا

آس پاس موجود جانوروں کی آنکھیں خوف ودہشت سے پھیل گئی وہ بے زبان تھے ورنہ انکھوں دیکھا حال بیان کرتے تو یہ زمین لرزا ٹھتی

عمارت کی دیواروں پہ گولیوں کے نشان خون کے چھیٹے اور آس پاس کی تمام عمارتیں جلی ہوئی تھی گویا کسی نے پوری بستی کو آگ لگائی ہو۔

Clubb of Quality Content

ھیزل نے ناشتہ بنایا اور لاؤنج میں جا کر بیٹھی، ٹی وی آن کیا ریموٹ اٹھا کر نیوز لگائی، نوالا کھانے ہی لگی تھی کہ لمحے بھر کو خبر کو سنتے اسکا ہاتھ رکا

"ناظرین آپ کو آگاہ کرتے چلیں کراچی کے علاقے بشیر ٹاؤن میں واقع اسکول پر دہشت گردوں نے حملہ کر دیا ہے بتایا جا رہا ہے گیارہ سو سے زائد طلبہ اور اساتذہ کو بے دردی سے

شہید کر دیا گیا ہے مزید معلومات کے لیے"

(بنا مانگے، اپنی وفاداری کا ثبوت دے دیا گیا تھا)

اور دوسرے ہی لمحے اس نوالہ منہ میں ڈالا، ہاتھ میں موجود ریموٹ سے ٹی وی کو بند کر دیا

اس کے نزدیک یہ کوئی نیا واقع نہیں تھا

کہتے ہیں نہ ایک انسان کا مرنا قتل ہے لیکن لاکھوں کا مرنا مذاق

مون آکر اس کے برابر بیٹھا

"مجھے بائیک چاہیے آفس بہت دور ہے بس یار کشے میں خوار نہیں ہو سکتا میں"

وہ بنا لگی لپٹی کے اصل بات پر آیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میری بائیک لے جانا"

"

رہنے دیں پتہ نہیں اتنی ہڑتالیں ہوتی ہیں کوئی جلانے کے لیے کیوں نہیں لے جاتا اس بائیک

کو"

"تو پھر"

"تو پھر یہ کہ آپ اپنی ویگو بیچ کر مجھے نئی بائیک دلادیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مون یہ کم پیسوں میں جائے گی اور جتنے پیسے ملیں گے اس میں نئی بائک تو بالکل بھی نہیں

آسکتی تم یہی چلالو"

"رہنے دیں آپ میں احتشام بھائی سے ہی مانگ لوں گا انہوں نے کہا تھا کہ میں دلادیتا ہوں

لیکن میں نے منع کر دیا یہ بول کر کہ آپ مجھے دلا دیں گی بائیک "

مون اٹھ کر جانے لگا

"آج اتوار ہے کل تک دلا دوں گی تمہیں نئی بائیک اور ایک بات یاد رکھنا جو شخص کسی کا احسان لیتا ہے وہ انہی احسانوں تلے دب کر مر جاتا ہے "

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مون نے ایک کان سے سنا اور دوسرے کان سے نکال دیا پھر باہر چلا گیا

ھیزل نے ناشتہ ختم کر کے معاویہ کو کال کری

پتہ نہیں کیوں اب ہر چھوٹے سے چھوٹے مسئلے میں بھی وہ معاویہ کو کال ملا دیتی تھی شاید اس لیے کہ آج سے پہلے کوئی ایسا شخص اس کی زندگی میں نہیں تھا جو اس سے اس کے دل کا حال جانے اس کے مسئلے سنے اور انہیں حل کرے۔

ہیزل اور معاویہ اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے جہاں ٹیبل اور کرسیوں کے بجائے تخت رکھے ہوئے تھے جس میں سے ایک پر وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے

معاویہ نے ھیزل ل کو دیکھا جو بلیک جینز کے ساتھ ہلکے گلابی رنگ کی لمبے بازوں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی گلے میں چین، انگلیوں میں انگوٹھی کلائیوں میں مختلف بینڈ پہنے تھے معاویہ نے بات کا آغاز کیا

"تم نے کال کی تھی خیریت"

"ہاں ابان نے مجھے بتایا کہ تم بائیکوں کی خرید و فروخت کرتے ہو"

معاویہ کو حیرت کا جھٹکا لگا اور دوسرے ہی لمحے وہ سنبھل گیا وہ منہ میں بڑبڑایا

"میں نے کبھی خود کے لیے شرٹ تک نہیں خریدی بائیک کو کیسے خرید وفروخت کرونگا

ابان تجھ پر لعنت ہو"

"تم دونوں کا مشترکہ مسئلہ ہے"

"کون دونوں اور کیسا مسئلہ"

"تم اور ابان، خود بول کر خود سننے کا مسئلہ"

معاویہ نے زوردار قہقہہ لگایا اور نفی میں سر ہلایا

"نہیں میں اس کو کوسنے دے رہا تھا"

"مگر کیوں"

ھیزل کو حیرت ہوئی دوست ہو کر دوست کو ہی کو سنے دے رہا تھا کیسا دوست ہے یہ

"تم بتاؤ تمہیں کتنی رقم چاہیے"

معاویہ نے بات گھمائی

"ساٹھ یا ستر ہزار"

"کیا؟"

معاویہ کو لگا شاید اس نے سننے میں کوئی غلطی کی ہو

"کیا بہرے ہو گئے جو اتنی زور سے پوچھ رہے ہو"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جس کھٹارا نہیں میرا مطلب جس بائیک پر تم آئی ہو وہی بیچنی ہے نا؟"

"نہیں گھر پر ون ٹو فائیو کھڑی ہے کھڑے کھڑے گل سڑ رہی ہے سوچا بیچ دوں"

"شکر میں سمجھا تم اس بائیک کے ساٹھ یا ستر مانگ رہی ہو"

ھیزل نے دانت کچکائے اور بولی

"معاویہ میرا اور تمہارا کوئی مذاق نہیں میری لڑکپن کی عمر ہے اور تمہاری لڑکنے کی لہذا سنجیدگی سے جواب دو میرے بائیک کتنے تک میں بک جائے گی"

معاویہ نے ابان کو لعنت ملامت کرنے کے بعد کہا

"میں ایک دو ہفتے تک بتاتا ہوں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ایک دو ہفتے نہیں صرف کل تک کا وقت ہے میرے پاس"

"کیوں تمہیں ضرورت ہے پیسوں کی"

"نہیں میرا بھائی کا آفس کافی دور ہے آنے جانے کے لیے اس کو بہتر سواری چاہیے اس لیے ،تو میں نے سوچا اپنی بائیک بیچ کر کچھ پیسے ڈال کر اس کو نئی بائیک دلا دوں"

"اچھا میں کل تک تمہیں بتاتا ہوں بائیک کی ڈیٹیلز مجھے واٹس ایپ کر دینا"

ھیزل کے چہرے کی پریشانی بھانپتے ہوئے اس نے سوچا کیسا کمبخت بھائی ہے جو بہن سے چیزیں مانگ رہا ہے کچھ دیر بعد وہ بولا

"چائے یا کافی"

"کچھ بھی نہیں"

"چائے منگا لیتا ہوں"

ڈھیٹوں کی طرح اپنی بات پر قائم رہنا اور سامنے والے کو اپنی بات ماننے پر مجبور کرنا ان تینوں کو خوب آتا تھا

چائے پینے کے بعد ھیزل نے والٹ نکالا تو معاویہ نے جلدی سے پیسے نکال کر ویٹر کو دے دیے

ھیزل خدا حافظ کہہ کے چلی گئی

شام کے وقت وہ تینوں لاونج میں بیٹھے تھے ابان نے اپنے دل کی ملامت آنسو کی صورت میں نکال دی تھی اب وہ قدر بہتر تھا

"مجھے ھیزل نے بلایا تھا"

معاویہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے بولا

ابان اور خان نے اس کو دیکھا اور بات جاری رکھنے کا اشارہ کیا

"اس کو اپنی بائیک بیچنی ہے تو اس نے بتایا کہ اس کو کسی دوست نے بتایا تھا کہ میں خرید و فروخت کرتا ہوں بائیکوں کی"

Clubb of Quality Content

ابان بولا۔

"کس گدھے نے کہا اس کو کہ تم بائیکوں کی خرید و فروخت کرتے ہو تمہاری تو شاپنگ تک خان کرتا ہے"

"وہ گدھا میرے سامنے بیٹھا ہے اور بسکٹ کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف ہے"

ابان کو ایک دم ٹھسکا لگا چائے کے کپ میں موجود آخری گھونٹ جلدی سے منہ میں بھرا اور معاویہ کے اٹھنے سے پہلے گھر سے بھاگ گیا خان کو ابھی بھی ابھی تک معاملے کی نزاکت کا علم نہ ہوا تو وہ سوالیہ نظروں سے معاویہ کو دیکھنے لگا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو بے غیرت نے ھیزل سے کہا کہ میں بائیکوں کی خرید و فروخت کرتا ہوں اس کو اپنی پراڈو بیچنی ہے ساٹھ یا ستر ہزار میں سمجھ نہیں آ رہی اس کی ناکارہ بائیک کو کہاں بیچوں"

"پراڈو"

خان نے بول کر ہلکا سا قہقہہ لگایا

Clubb of Quality Content

"توتم منع کردو"

"کیسے کردوں اتنی پریشان نظر ارہی تھی وہ"

"اس کو بائیک بیچنی کیوں ہے"

معاویہ تپ کر بولا

"اس کے بے غیرت بھائی کا افس دور ہے تو اس نے ھیزل سے کہا کہ مجھے نئ بائیک دلادو"

خان نے پرسوچ انداز میں سر ہلایا

"میں خریدلوں گا اس کی بائیک"

خان کمرے میں گیا نوے ہزار کا چیک لایا اور معاویہ کو دیا

"بائیک لے کر پارکنگ میں کھڑی کر دینا"

خان نے والٹ سے کارڈ نکالا اور معاویہ کے ہاتھ میں رکھا

"اس سے بولنا یہاں شوروم سے جاکر بائیک لے لینا"

معاویہ پریشانی کے عالم میں کبھی ہاتھ میں موجود کارڈ کو دیکھتا کبھی چیک کو

خان کہتا تھا وہ بے حس ہے تو یہ کون سی بے حسی ہے جو کسی کو تکلیف میں دیکھ کر فوراً مدد کرے

خان معاویہ کا کندھا تھپتھپاتا کمرے میں چلا گیا اور معاویہ اس کی پشت تشکر بھری نظروں سے دیکھتا رہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ابان اس وقت ہاسٹل کی راہداری میں کھڑا تھا جو بہت بڑی تھی اس نے سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھایا اور دوسری منزل پر پہنچا وہ کئی دفعہ لالی کو لینے ایا تھا ہاسٹل لیکن باہر سے باہر ہی لیتا اور چھوڑتا آج پہلی بار اس نے ہاسٹل میں قدم رکھے تھے وہ بھی سمی کی وجہ سے جو لالی کے ساتھ اس کے کہنے پر رہ رہی تھی ابان نے لالی کے کمرے کا گیٹ بجایا لالی نے کھولا اور پھر راستہ دیتی باہر چلی گئی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سنگل بیڈ دائیں طرف کی دیوار کے ساتھ لگا تھا ایک چھوٹی الماری اور بائیں طرف واش روم بنا تھا سامنے کی دیوار پر ایک بڑی کھڑکی کھلتی تھی ابان نے کرسی اٹھائی سمی کے پاس آکر بیٹھا جو کھڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھی تھی

"رات کو نیند ٹھیک سے آئی تھی نئی جگہ پر؟"

ابان نے لہجے کو ہشاش بشاش رکھنے کی کوشش کی جس میں وہ بری طرح ناکام ہوا تھا سمی خاموش رہی

ابان کے چند ہی دوست تھے جن کی وہ فطرت سے بھی واقف تھا اسکو معلوم تھا لالی کو سمی کا خیال رکھنے کو کہا ہے تو وہ اپنی جان سے بڑھ کر رکھے گی

"مجھے امید ہے لالی نے تمہیں بیڈ پر سلایا ہو گا اور خود زمین پر سوئی ہو گی"

"میں نے بات کرلی ہے تمہیں یہاں کے ہاسٹل کا سب سے بڑا کمرہ مل جائے گا"

"کمرے کی اور پیسوں کی ضرورت نہیں صرف آپ کی ضرورت ہے مجھے لیکن اب کیوں مجھے پوچھیں گے زمانے والوں کے سامنے تو جھوٹ بول کر مجھے یہاں چھپا دیا لیکن اب خود کو کیسے قائل کریں گے اس جھوٹ پر راضی ہونے پر" سمی نے تلخی سے سوچا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور زبان پر قفل لگائے بیٹھی رہی اس کے بر عکس ابان شرمندگی کی گہرائیوں میں ڈوبا یہ گمان
کر رہا تھا کہ اس کی وجہ سے آج اس کی معصوم بچی کے ہاتھ خون میں رنگین ہیں آہ کاش وہ سمی
سے کبھی ملا ہی نہ ہوتا

غلط فہمی ایسا مرض ہے جس کا وقت پر علاج بے حد ضرور ہے علاج نہ ہونے کی صورت میں
وہ آپ سے جڑے رشتے کو کینسر کی طرح گھلا دیتی ہے

Clubb of Quality Content!

یہاں بھی دونوں کے ساتھ یہی ہو رہا تھا ابان خود کو سمی کا قصوروار سمجھ رہا تھا اور سمی خود کو
ابان کی نظروں میں بدکردار گمان کر رہی تھی

اب دیکھنا یہ ہے کہ وقت پر ان کی غلط فہمی کا علاج ہوتا ہے یا یہ غلط فہمی ان کے رشتے کو گھلا

دے گی

سمی کھڑکی کے باہر دیکھ رہی تھی اس نے دل میں سوچا بول دے کے اب آپ یہاں برائے کرم نہیں آئے گا کبھی بھی کیونکہ آپ کا نظریں چرانا مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا لیکن بولی تو محض اتنا کہ

"یہاں کبھی مت آئے گا سمی کا آپ سے

(ابان نے سمی کی طرف دیکھا)اور آپ کا سمی سے رشتہ ختم ہوا"

وہ جھٹکے سے اٹھتی واش روم میں جا بند ہوئی اور دروازے سے لگ کر نیچے بیٹھتی چلی گئی اپنی سسکیوں کو دبانے کے لیے دونوں ہاتھوں کو منہ پر زور سے دبا دیا

ابان کو لگا کسی نے اس کا دل پیروں تلے کچل دیا ہو کھڑکی سے آتی کھلی فضا میں اس کو سانس لینے میں تو دشواری ہونے لگی

اس کی آنکھوں کے سامنے سمی کا بچپن کسی فلم کی طرح فلیش بیک میں گھومتے ہوئے دکھائی دینے لگا بچپن میں تو تلی زبان میں کہے جانے والے جملے دماغ میں گونجنے لگے کسی میں اسکول نہ جانے کا بہانے کر رہی تھی، تو کسی میں وہ پارک جانے کی ضد کر رہی تھی

کیا اس کی بیٹی کے لیے اتنا آسان تھا یہ کہہ دینا کہ رشتہ ختم وہ اٹھا اور واش روم کے دروازے کے پاس آیا سمی کی مدہم سسکیوں کی آواز اس کو سنائی دینے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابان نے اپنی آنکھیں میچی اور دروازہ بجا کر بولا

"سمی میں جا رہا ہوں باتھ روم میں مت رو باہر اجاؤ"

سمی نے اس کے جاتے قدموں کی آواز سنی جو آنا بند ہو گئی تھی وہ منہ دھو کر باہر آ کے بیٹھی تو

لالی کمرے میں داخل ہوئی

"تم روئی ہو"

"نہیں"

یک لفظی جواب دے کر وہ بیڈ پر منہ تک چادر تانے لیٹ گئی

"کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ میں روئی ہوں اور ابان بھائی نے چپ نہ کرایا ہو لیکن اب وہ کیوں کرائیں گے بد کردار جو ٹھہری میں"

یہ سوچ آتے ہی اس نے خود کو رونے سے باز رکھا تھا لالی نے کمرے کی لائٹ بند کر دی اور خود کمرے سے باہر چلی گئی

سمی گاؤں سے تعلق رکھتی تھی جہاں عورتوں کو عزت دینا معیوب سمجھا جاتا، جس عورت پر

ظلم ہوتا اسکو لوگ کس طرح کی باتیں سناتے اسکو اندازہ تھا، وہ ابان کو بھی انہی لوگوں میں شمار کر کے غلطی کر رہی تھی

معاویہ نے خان کی دی ہوئی رقم ھیزل کو دی اسکو حیرانگی ہوئی کہ اس بائیک کی اتنی قیمت کس نے دی معاویہ نے بتایا کہ بائیک خان نے خریدی ہے اور اسکی اتنی ہی قیمت ہے اس نے یہ بات چھپالی کہ خان نے مدد معاویہ کو اسکی فکر میں پریشان ہوتے دیکھتے ہوئے کی پھر شوروم کے بارے میں بتایا پھر دونوں شوروم پہنچے بائیک خریدی معاویہ نے شوروم میں موجود ایک ورکر کو بائیک گھر تک چھوڑنے کے لیے راضی کیا اور وہ دونوں بائک لے کر گھر کے باہر موجود تھے ھیزل گاڑی سے اتری اور مین گیٹ کھولا لڑکے نے بائیک اندر کھڑی کری اور پھر چلا گیا گیٹ بند کر کے ھیزل نے گاڑی کی پیسنجر سیٹ کی کھڑکی سے اندر جھانکا اور بولی

"اندر آجاؤ رات کا کھانا کھا کر جانا"

معاویہ کو اپنے کانوں پہ یقین نہیں آیا جو لڑکی شکریہ کہنے میں اپنی شان کی گستاخی سمجھتی ہے

آج وہ کھانے کے لیے بلا رہی ہے

معاویہ نے جلدی سے گاڑی پارک کی اور پورے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے اس کے

سامنے آ کھڑا ہوا

سیاہ پینٹ پر وائٹ ٹی شرٹ، بلیک بوٹ، سانولی رنگت، سیاں کانچ سی آنکھیں وہ بلا شبہ

پر کشش شخصیت کا مالک تھا، ھیزل دوپہر والے لباس میں ملبوس تھی

"میں نے مروتا پوچھا تھا تم تو بتیس دانتوں کی نمائش کے ساتھ کھانا کھانے آ گئے"

"یہ غلط بات ہے آپ نے کھانا کھانے کا پوچھا تھا،

گھر سے شوروم اور شوروم سے گھر تک پورے راستے آپ نے مجھے ڈانٹ کھلائی اور اب بھی آپ کھانے کی آس میں بے عزتی کر رہی ہیں"

معاویہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر خفگی سے بولا ہے

ھیزل نی اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا اور گھر کے اندر داخل ہوئی جہاں احتشام، مون اور امی لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے

ھیزل کے ساتھ معاویہ کو لاونج میں داخل ہوتا دیکھ کر مون اور باقی سب کشمکش کا شکار ہوئے احتشام کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سامنے دیوار پر لمبا صوفہ بیچ میں چکور ٹیبل لمبے صوفل کے بالکل سامنے دو سیٹر صوفہ تھا اور دائیں بائیں سنگل صوفے رکھے تھے

لمبے صوفے پر احتشام پھیل کر بیٹھا تھا، دونوں سنگل صوفے پر مون اور پاکیزہ بیگم بیٹھے تھے

ھیزل اور معاویہ نے بلند آواز میں سلام کیا اور جا کر ٹو سیٹر صوفہ پر بیٹھنے لگے احتشام جلدی

سے اٹھا اور ھیزل کے لیے جگہ بناتے ہوئے بولا

"یہاں بیٹھ جاؤ میرے ساتھ"

ھیزل نے ناگواریت سے اس کو دیکھا اور معاویہ کے ساتھ صوفے پہ قدر فاصلے پر ہو کے بیٹھ گئی

"اپنے گھر میں تم سے پوچھ کر نہیں بیٹھوں گی"

تڑک سے اس کو جواب دیتی پاکیزہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی

معاویہ نے احتشام کا چہرہ دیکھا جو سبکی مٹانے کے لیے مصنوعی مسکرا رہا تھا معاویہ نے دائیں ہاتھ سے ناک کو سہلانے لگا گویا اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش کر رہا ہو

وہ دل میں احتشام سے مخاطب ہوا

"رئیس شہزادے مطلب میں ہی نہیں جو اس ناٹو سے ذلیل ہوتا ہے"

یہ دیکھ کر اس کا دل ہلکا ہو گیا ہے کہ وہ صرف اس کے نہیں ہر ایک کے ساتھ ہی ایسا برتاؤ کرتی ہے اس کی شخصیت میں سنجیدگی اور ٹھہراؤ کا عنصر شامل ہے

وہ بولی "امی یہ معاویہ ہیں اور معاویہ یہ میری امی ہے (مون کی طرف اشارہ کیا) اور میرا بھائی قمر"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

معاویہ نے سر اثبات میں ہلایا

معاویہ نے احتشام کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا

احتشام بولا۔ "یہ مجھے متعارف کروانا بھول گئی ہے"

ھیزل بولی" تصحیح کرو میں نے ہی ضروری نہیں سمجھا"

احتشام نے ڈھیٹوں کی طرح اپنی بات جاری رکھی

"میں ھیزل کے بڑے ماموکا اکلوتا بیٹا احتشام محمود"

معاویہ نے سر کو ہلکے سے ہلایا

احتشام نے معاویہ کی جانب دیکھ کر سوال کیا

"یہ کون ہے"

ھیزل نے تپ کر جواب دیا" میں نے کہا نا احتشام محمود میرا باپ بننے کی ہر گز کوشش مت کیا کرو"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

معاویہ نے ناک سہلانے کے عمل کو واپس جاری کیا باقی سب نے احتشام کو دیکھا جو غصے میں مٹھی بھینچے بیٹھا تھا

پاکیزہ بیگم نے ھیزل سے پوچھا "بیٹا یہ کون ہے بتاؤ تو"

"امی یہ معاویہ ہے میرا یونیورسٹی فیلو

(معاویہ نے جھٹکے سے ھیزل کو دیکھا جو بہت مہارت سے جھوٹی کہانی سنا رہی تھی لیکن ھیزل نے اپنی بات جاری رکھی) اور میری بائیک پولیس والے سے اس نے چھڑائی تھی"

"کس دن اور کون تھے وہ پولیس والے نام بتاؤ"

احتشام بیچ میں بولا

لیکن ھیزل نے اسے نظر انداز کر دیا

"اپ کو بتانا بھول گئ پچھلے ہفتے کی بات تھی شاید اور آج مون کی بائیک خریدنے میں بھی کافی مدد کی میری آپ کھانا لگادیں یہ کھانا کھا کر جائے گا جب تک میں منہ ہاتھ دھو کراتی ہوں ،مون دیکھ لو بائیک جا کر"

آخر میں مون کی طرف مسکراہٹ کے ساتھ بولا وہ حیزل کو گلے لگاتا بائیک دیکھنے چلا گیا

پاکیزہ بیگم نے کھانا لگایا اور پھر مون کے آنے کے بعد پر سکون ماحول میں کھانا کھایا گیا اس کے بعد معاویہ گھر جانے کے لیے کھڑا ہوا اور سب سے خدا حافظ کرتا صحن تک گیا کہ پیچھے سے حیزل کی قدموں کی آواز سنائی دی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اس کو باہر تک چھوڑنے آئی تھی

"ویسے کون سی یونیورسٹی تھی ہماری اگر سامنے موجود وہ جلاد یونیورسٹی کا نام یا ہماری فیلڈ ہی پوچھ لیتا تو کیا جواب دیتا میں، بھئ جھوٹ بولنے سے پہلے مکمل پلاننگ کیا کرو تا کہ بندہ ذلیل ہونے سے بچ جائے"

"اس بیچارے جلاد کو میں نے اس قابل ہی نہیں چھوڑا تھا کہ وہ کوئی سوال کرے"

دونوں چند لمحے سنجیدہ کھڑے رہے پھر ہنسنے لگے

اتنے میں احتشام بھی صحن میں آیا اور ان دونوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور کارڈ معاویہ کی جانب بڑھایا، معاویہ نے بھی والٹ سے اپنا کارڈ نکال کر احتشام کو دیا اور خداحافظ کہتا ہے باہر نکل گیا ھیزل بھی کمرے میں چلی گئی احتشام پیر پٹکتا اپنے اشتعال کو قابو کرتا ہے گھر سے نکل گیا

ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان کو گئے ہوئے اور سمی کے دل میں غلط فہمی نے مضبوطی سے پنجے گاڑھ لیے تھے کہ

وہ مجھ سے جان چھڑانا چاہتے تھے اور میں نے غصے میں کہہ دیا کہ ہمارا تعلق ختم تو ان کے لیے آسانی ہو گئی کھانا پینا وہ صرف زندہ رہنے کے لیے کھاتی اسکول جانا وہ چھوڑ چکی تھی پورا دن چپ چاپ وہ کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھی رہتی باہر کی دنیا خالی نظروں سے دیکھتی اور رات

کو بیڈ پر جا کر سو جاتی اس وقت بھی وہ بدگمانیاں میں گھری کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھی تھی لالی کمرے میں داخل ہوئی بازوں پہ لٹکتا خوبصورت مہنگا بیگ جا کر الماری میں رکھا سرخ ہیلز سے پیروں کو آزاد کیا، ہیلز کو بیڈ کے نیچے ڈبے میں سلیقے سے رکھا لالی سفید فراک زیب تن کیے ہوئے تھی۔ جس پر چھوٹی سرخ پتیاں بنی تھی منہ ہاتھ دھو کر واپس آئی اور سمی کے ساتھ کرسی لگا کر بیٹھ گئی سمی نے ایک غلط نگاہ بھی اس پر نہ ڈالی اور باہر دیکھتی رہی

"کیا کرا آج تم نے پورا دن"

"کچھ نہیں"

پچھلے ایک ہفتے لالی سمی سے بات کرنے کی کوشش کرتی لیکن وہ کوئی جواب نہ دیتی کل رات لالی بات نہ کرنے کی وجہ سے ناراض ہو کر سو گئی تھی اور صبح صبح بھی بن کچھ کہے چلی گئی تھی یہ شاید اسی ناراضگی کا صلہ تھا جو سمی آج اس کو جواب دے رہی تھی لالی نے دل میں شکریہ ادا

کیااور مسکان کے ساتھ ایک اور سوال کیا"ناشتہ کر لیامیں بول کر گئی تھی اسٹاف سے جب تم اٹھوتوناشتہ بھجوادینا"

"جی میں نے کر لیاناشتہ "

دونوں خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی

دروازے پر چابی سے دستک ہوئی اس مخصوص دستک پر سمی نے قرب سے آنکھیں بند کی گویا وہ جان گئی ہو دروازے کے باہر موجود شخص کو پھر اٹھ کر بیڈ کی طرف چلی گئی

"میں سورہی ہوں میرے سر میں درد ہے مجھے مت اٹھایئے گا چاہے کوئی بھی آئے"

بیڈ پر لیٹ کر کمبل میں دبک گئی

"اس کو کیا ہوا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لالی نے کمبل میں چھپے اس کو گھورا گویا وہ اس کو دیکھ رہی ہو اور دروازے کو جا کر کھولا ابان وائٹ پینٹ کے ساتھ سفید ہائی نیک پہنے ہوئے کھڑا تھا لالی واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور ابان سمی کی چھوڑی کرسی پر جا بیٹھا

"سمی اس وقت سو رہی ہے اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا" وہ بے حد فکر مندی سے بولا تھا

"سوئی تو وہ جب ہے جب اس نے دروازے پر دستک سنی تھی ایسا لگ رہا تھا اس کو الہام ہوا تھا کہ دروازے کے باہر تم موجود ہو"

Clubb of Quality Content!

حقیقت سے ناشنا لالی نے اپنی بات پر زوردار قہقہہ لگایا لالی کی بات پر ابان کے دل میں ٹیس اٹھی وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور کمبل میں چھپی سمی کے سر پر ہاتھ پھیرا اور بے حد محبت سے اس کے سر پہ بوسہ دیا

سمی کروٹ پہ لیٹی آنسو بہاتی رہی اس کا دل چاہا ابان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر

روئے جس طرح وہ بچپن میں روتی تھی، سمی نے دل پر پہرے بٹھائے اور بے حس بنی لیٹی رہی اور یہی سوچتی رہی کہ ایک ہفتے بعد کیوں آئے جب پتہ ہے کہ میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی کیا واقعی ابان بھائی مجھے برا سمجھنے لگے ہیں اور اگر ایسا ہی ہے تو آج کیوں آئے ؟؟"

ابان نے لالی کے قہقہہ لگانے پر اسکو غصیلی نظروں سے دیکھا اور باہر چلا گیا لالی بھی اس کے پیچھے گئی

سمی نے گیلی سانس ہوا کے سپرد کی اور رونے کے باعث اس کو نیند آنے لگی، پھر وہ ابان کے خلاف بدگمانی لیے گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی

ابان جانے کی تیاری میں تھا کہ لالی نے چیخ کر اس کو روکا اور بھاگتی ہوئی اس کی گاڑی میں آبیٹھی

"کیا ہوا مجھے غصے سے کیوں دیکھا میں تو مذاق کر رہی تھی اس کو کیا معلوم دروازے کے پار کون ہے"

"اس کو معلوم تھا کہ کون ہے جب ہی وہ سونے کا ناٹک کرنے لگی تھی" ابان نے بول کر سر کو اسٹرینگ پر رکھ دیا

"پر کیوں وہ ناٹک کرے گی وہ بھی تم سے مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"عرشمان نے اس کو اپنے بدلے کی بھینٹ چڑھا دیا سمی نے اپنی حفاظت کے لیے اس کے بھائی کا قتل کر دیا وہ مجھ سے ناراض ہے کیونکہ میری وجہ سے اس کے ہاتھ خون میں رنگ گئے اور میرے اندر اتنی ہمت نہیں کہ اس کا سامنا کر سکوں"

ابان سنجیدہ لہجے میں بولتا گیا اور لالی پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ گئے

"جبھی وہ بچ اتنی خاموش ہے، نہ کھاتی ہیں نہ کچھ بات کرتی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ عرشمان نے کوئی ایکشن نہیں لیا ابھی تک"

نہیں بس اسی دن پولیس آئی تھی جس دن میں نے اس کو تمہارے پاس چھوڑا تھا شک تو مجھے بھی ہے لیکن پولیس کو رشوت کھلا کر کھلا چکا ہوں میں معاملہ میرے ہاتھ میں ہے لیکن عرشمان کی خاموشی کے پیچھے کسی طوفان کا راز پوشیدہ ہے"

تم پریشان مت ہو میں سمی کو واپس ہستی کھیلتی گڑیا بنا کر تمہارے پاس بھیجو نگی، مجھے نہیں پتہ تھا کہ معصوم پر یہ قیامت گزر چکی ہے خیر اب تم گھر جاؤ اور میں اس کے دل میں موجود تمہارے خلاف بدگمانیوں کو ختم کرنے کی کوشش کرتی ہوں اللہ حافظ"

لالی اس کی گاڑی سے اتر کر ہاسٹل کے اندر چلی ہوئی اور ابان بھی خالی دل کے ساتھ گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

جاری ہیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842